سوال

(417)غلے کے بدلے زمین کاشت کے لیے دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کھیت کسی مرد مسلمان یا ہنود وغیرہ کو غلہ بروزن مقرر کر کے دینا مثلاً یہ شرط کرلے کہ ہم پانچ من فی بیگہ لیں گے اور کوئی مدت مقرر نہ کرے یا مدت متعین کردے بہر نوع شرعاً کیسا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

کھیت کسی کو بونے کے لیے غلہ معینہ بروزن مقرر کر کے دینا خواہ کوئی مدت بھی مقرر کرے یا نہ کرے یعنی خواہ یہ کہے کہ مثلاً: دو برس یا چار برس کے لیے دیا یا نہ کہے صرف قس قدر شرط ہو کہ اس قدر فلاں غلہ ہر سال میں لیا کریں گے یہ صورت شرعاً درست ہے۔

صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

"أَنَّ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ،"[1]

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والوں سے پھلوں اور غلے کی نصف پیداوار کے عوض (کاشت کاری کا) معاہدہ فرمایا) جب زمین بونے یا باغ لگانے کے لیے جزو پیداوار پر دینا)

اس حدیث سے جائز ثابت ہوا حالانکہ جزو پیداوار کی مقدار معین نہیں تو درصورت تعین مقدار کے بطریق اولیٰ جائز ہو گا۔

---

[1]۔ صحيح البخاري رقم الحديث (2204) صحيح مسلم رقم الحديث (1551)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

كتاب البيوع، صفحہ: 632

محدث فتویٰ